

نعت (امیرینائی)

14

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکمیل	پورا کرنا	طَلَب کیا	بلانا/ بلایا
زُحمان	توجہ، میلان، جھکاؤ	فکر و خیال	سوچ
مجموعہ	مرکب	تَضَع	بناوٹ
سُوز و گداز	غم و درد	صبا	صبح کی ہوا
تذکرہ	ذکر	مُزوں	مرجانا
بچے	ٹھہرے	یگنو	ایک طرف، توجہ، سکون
آئندہ	عزت	مُکال	دنیا
مُرتب گُرنّا	ترتیب دینا	یو	خوشبو
بے داغ لالہ	ایسا گل لالہ جس پہ داغ نہ ہو	بَلَد مُقام	اعلیٰ مقام
دَرّ	دروازہ/چوکت	خُصرت	خواہش
اَصناف	صنف کی جمع۔ ادب کی مختلف ہیئتوں میں سے کوئی صنف غزل صنف رباعی صنف افسانہ	زُبان و بیان	بیان کی خوبیاں/ گفتگو کی خوبیاں
جَلوہ	کسی کا مکمل صفات کے ساتھ ظاہر ہونا	حُرمَت	پاکیزگی/عزت
رَعنائیوں	خوبصورتیوں	صَناع	ہنرمندی۔ کلام کو خوبصورت بنانے کے طریقے
خُشی اِلْمُکَان	جہاں تک ممکن ہو	ظُہور	ظاہر ہونا
لامکاں	جس کی کوئی حد نہیں	نعت	ایسی نظم جس میں رسول پاک کی تعریف بیان ہوئی ہو
بے خار گل	بغیر کانٹوں کے پھول		

تشریح اشعار
شعر نمبر 1:

مبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی مُو ہے

(بورڈ 2016ء)

تشریح: اے صبح کے وقت چلنے والی ہوا بے شک تو مدینے سے ہو کر آرہی ہے کیونکہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو شامل ہے، یہ قانون قدرت

ہے کہ صبح کے وقت ہوا ضرور چلتی ہے یہی وقت پھولوں کے کھلنے کا ہوتا ہے، چنانچہ اس ہوا میں پھولوں کی مہک بھی شامل ہو جاتی ہے، امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ صبح کی ہوا میں عام پھولوں کی خوشبو نہیں بلکہ مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے، لگتا ہے صبح کی ہوا مدینے بارگاہ رسالت میں حاضری دے کر آتی ہے تو اس شہر کے پھولوں کی مہک اپنے ساتھ لے آئی۔

حضور سے محبت ہمارے ایمان کی تکمیل کی بنیادی شرط ہے، ارشاد نبوی ہے "تم میں سے کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ کائنات کی ہر شے سے زیادہ مجھ رسول سے محبت نہ کرے۔۔۔"

امیر مینائی عشق رسول میں سرشار ہیں کہ انہیں صبح کی ہوا میں اگر پھولوں کی خوشبو محسوس ہوئی تو اسے مدینے کی گلیوں کی عطا قرار دیتے ہیں، وہ شہر جسے حضور ﷺ کی نام کی نسبت حاصل ہے، وہ ہستی جو جہاں سے گزری اس مقام کو عزت و رفعت عطا کر دی

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے

غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٰ سینا

نگاہِ عشقِ مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقان وہی یلین وہی طہ

مدینے کی فضاؤں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اگر دنیا کے کسی گوشے سے بھی ہوا یہاں آجائے تو یہاں سے خالی ہاتھ نہیں جاتی بلکہ یہاں کے پھولوں کی مہک اپنے ساتھ لے کر جاتی ہے۔

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے

سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں

ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

شعر نمبر 2:

تشریح: ہم نے مختلف پرندوں کی گفتگو سنی ہے، سبھی کی زبان پر تیری باتیں ہیں تیرا ہی تذکرہ ہو رہا ہے۔ حدیث قدسی ہے میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں چنانچہ میں نے ایک مخلوق خاص کو تخلیق کیا یہ مخلوق خاص حضور ﷺ کی ہستی ہے اس حدیث قدسی میں ارشاد ہوتا ہے کہ اے محبوب اگر ہم آپ کو پیدا نہ کرتے تو یہ آسمان بھی نہ بناتے۔

لوح بھی تو قلم بھی تو ترا وجود الکتاب

گنبد آگینہ رنگ ترے محیط میں حباب

باقی ساری کائنات حضور ﷺ کے طفیل وجود میں آئی تو انصاف کا تقاضا ہے کہ جو ہستی کسی کی تخلیق کا باعث بنی ہو اس کا شکریہ ادا کیا جائے، امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ جتنے بھی خوش گلو پرندے ہیں اگر ان کی آواز پر دھیان دیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے وہ ﷺ کی صدائیں بلند کر رہے ہیں، درود و سلام ایک ایسا عمل ہے کہ خدا اس میں اپنے آپ کو اور فرشتوں کو بھی شریک قرار دیتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے

"۔۔۔ اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو! تم بھی آپ پر اس طرح درود بھیجو جیسے درود بھیجنے کا حق ہے۔۔۔"

تشریح طلب شعر میں پرندوں کی زبان پر حضور کا تذکرہ اور حضور کی گفتگو گویا ان کے آپ پر درود بھیجنے کی بات ہے جہاں خدا کا ذکر ہو وہ ذکر مصطفیٰ نہ ہو یہ ممکن نہیں ہے۔

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

شعر نمبر 3:

جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

تشریح: میری آرزو یہی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں تو بارگاہ نبوت سے وابستہ رہوں اور یہیں مجھے موت آجائے۔ انسانی فطرت ہے کہ انسان جس ہستی کو چاہتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اسے اپنی نظروں کے رو برو دیکھنا چاہتا ہے جوں جوں محبت بڑھتی جاتی ہے اسی اعتبار سے دیکھنے کی خواہش میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور ایک وقت آتا ہے جب پلکوں کا جھپکنا بھی دیکھنے کے عمل میں رکاوٹ محسوس ہونے لگتا ہے۔

نظارے کو یہ جنبش مڑگاں بھی بار ہے
زنگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی
زندگی بھر کسی ہستی کے دروازے پر رہنا اور وہیں موت آجانے کی آرزو کرنا اس ہستی سے بے تحاشا محبت کی دلیل ہے۔

آرزو ہے کہ رہے دھیاں ترا تا دم مرگ
شکل تری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
امیر مینائی کا موقف ہے کہ میری خواہش میرا ارمان یہی ہے کہ میری زندگی در رسول پر بیت جائے اور میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کروں، اصل میں جو شخص در مصطفیٰ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاتا ہے تو پھر اسے کوئی دروازہ قبول نہیں کرتا پھر وہ در در بھٹکتا پھرتا ہے۔

تمہارے در کو جو چھوڑا تو در بدر بھٹکے
ترس گئی ہے جبین سنگ آستان کے لیے
حضور کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے تو خود حضور کی محبت ایمان کے مکمل ہونے کی شرط ہے، امیر مینائی دونوں عمل ایک ساتھ سرانجام دیتے ہیں کہ غلام کی طرح دروازے پر حاضر رہتے ہیں اور عشق رسول میں در حضور پہ دل و جاں قربان کرتے نظر آتے ہیں۔

شعر نمبر 4: جسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے

(پورٹ 2015ء)

تشریح: میں جس طرف بھی نظر جما کر دیکھوں تو حضور ﷺ کا نور دکھائی دیتا ہے، جب انسان کسی سے بے تحاشا محبت کرتا ہے تو اسے اپنا محبوب اپنے ہر طرف محسوس ہوتا ہے۔

وہ کہ خوشبو کی طرح پھیلا تھا میرے چار سو
میں اسے محسوس کر سکتا تھا چھو سکتا نہ تھا

امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے انوار کی جھلکیاں کائنات میں ہر طرف نظر آتی ہیں، وجہ یہ ہے کہ جہاں خدا کی ذات رب العالمین ہے وہاں حضور کی ہستی رحمت اللعالمین ہے، جہاں جہاں اللہ کی ربوبیت ہے وہاں وہاں حضور کی رحمت موجود ہے، تو محبت کی نظر سے دیکھا جائے تو پھر انسان جس طرف بھی نظر بھر کر دیکھے حضور کا جلوہ اسے نظر آ سکتا ہے۔

جگ میں آ کر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

انوار الہی کا دیکھنا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کے لیے ممکن نہ ہوا کہ تجلی ظاہر ہوتی تو وہ بے ہوش ہو گئے لیکن اگر ایک حساب ایمان دل کی نگاہ سے دیکھے تو اسے حضور کے نور کی جھلکیاں نظر آ سکتی ہیں۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ
تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حرمت، یہی آبرو ہے

شعر نمبر 5:

(بورڈ 2017ء) (بورڈ 2016ء)

تشریح: میری عزت اور تکریم اسی میں ہے کہ میں فنا ہو کر آپ کے راستے کی دھول بن جاؤں۔
انسان جس ہستی سے محبت کرتا ہے اس کا جینا مرنا اسی کے لیے ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کی ہستی سے محبت ایمان کی تکمیل کی شرط ہے، ارشاد نبوی ہے۔

"--- تم میں سے کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ کائنات کی ہر شے سے زیادہ مجھ (حضورؐ سے) محبت نہ رکھے۔"

ایک مسلمان کے لیے اس سے بڑی اور کوئی سعادت ہو ہی نہیں سکتی کہ وہ حضورؐ کے لیے اپنی جان دے۔ حضورؐ کے راستے میں فنا ہو کے مٹی ہو جائے کہ ہمارے لیے حضورؐ کی ہستی ہی سب کچھ ہے۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ عام لوگ زندگی کو اہمیت دیتے ہیں وہ مرنے سے ڈرتے ہیں لیکن اگر موت عشق رسولؐ میں آجائے تو یہ موت نہیں عین حیات ہوتی ہے۔ اگر مجھے یہ سعادت حاصل ہو جائے تو میری عزت و تکریم اسی میں ہے۔ کسی بھی فرد کی عزت دو باتوں کی بنا پر ہوتی ہے اول اس کی ذات و کردار کے حوالے سے دوم نیت کے حوالے سے۔ نسبت جتنی بڑی ہوگی عزت اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ حضورؐ سے بڑی نسبت کائنات میں ممکن نہیں تو وہ فرد جو حضورؐ کے راستے میں جان سے گزر جائے کوئی اس کی عزت اور تکریم کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکان میں بھی تو، لا مکان میں بھی تو ہے

شعر نمبر 6:

تشریح: وہ مقامات جس کا تعین ہو سکتا ہے وہاں بھی اور وہ مقامات جن کا ہم تعین نہیں کر سکتے جسے ہم لامکان کے طور پر جانتے ہیں۔ ہر جگہ آپ کا نور پھیلا ہوا ہے۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آگینہ رنگ ترے محیط میں حباب

خداوند قدوس اپنے آپ کو رب العالمین کہتا ہے یعنی تمام جہانوں کا پالنے والا اور حضور ﷺ کو عالمین کے لیے رحمت قرار دیتا ہے یعنی جہاں جہاں اللہ کی ربوبیت ہے وہاں وہاں حضورؐ کی رحمت بھی سایہ فگن ہے۔ چاہے ہم اس مقام کا تعین کرنے کی

قدرت رکھتے ہوں یا نہیں۔ حضورؐ کے نور کی روشنی ہر جگہ موجود ہے۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقان وہی لیسیں وہی طہ

امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ اس کائنات کے بارے میں ہمارا علم، ہماری معلومات محدود ہیں۔ ہم اس کائنات کے معمولی سے حصے کو جانتے ہیں، باقی جو کچھ ہے ہم اسے لامکاں کا نام دیتے ہیں لیکن حضورؐ کی ہستی ایسی نہیں جو ہمارے علم میں موجود مقامات تک محدود ہو بلکہ حضورؐ کی ہستی آپ کا نور ہر جگہ موجود ہے۔ پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے ہم آپ کے مقام کو نہیں جان سکتے۔

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو
جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گل ہے
وہ ٹو ہے ، وہ ٹو ہے ، وہ ٹو ہے ، وہ ٹو ہے

شعر نمبر 7:

تشریح: حضورؐ کی ہستی ایسے پھول کی مانند ہے جو بے داغ ہے اور جس کے ساتھ کوئی کاٹنا موجود نہیں مطلب یہ کہ آپ کی ذات ہر طرح کی خامی یا کمی سے مبرا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پھول حسن کی علامت ہے۔ گلاب کا پھول پھولوں کا سردار مانا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ کانٹے موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح لالہ کا پھول اپنی خوبصورتی و رعنائی میں بے مثال سمجھا جاتا ہے لیکن اس میں داغ موجود ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی حسن مکمل نہیں۔ کوئی نہ کوئی کمی یا خامی اس میں موجود ہوتی ہے۔ یہ حضورؐ کی ذات و کردار تا معجزہ ہے کہ آپ میں دیکھنے والوں کو، ڈھونڈنے والوں کو کوئی کمی یا خامی نظر نہیں آتی۔

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر ، خیر البشر
خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر ، خیر البشر

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو ہر لحاظ سے کامل و اکمل بنایا ہے۔

سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے سب سے افضل
میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

امیر مینائی کا موقف یہ ہے کہ اگر ہم دنیا اور اہل دنیا پر نظر دوڑائیں تو اگر کسی میں ہزار خوبیاں ہیں تو اس میں ایک آدھ خامی یا کمی بھی مل جاتی ہے۔ یہ محض حضورؐ کی ہستی ہے کہ جس میں کوئی کمی یا نقص موجود نہیں وجہ یہ کہ انسان جو اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل ہے ان انسانوں میں افضل ترین ہستی حضورؐ کی ہے تو اس فضیلت کا تقاضا ہے کہ آپ کی ذات ہر خامی سے مبرا ہو۔

﴿مرکزی خیال﴾ (بورڈ 2016ء) (بورڈ 2017ء)

امیر مینائی حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کا تذکرہ کرتی ہے۔ آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات دونوں جہانوں کے لیے باعث رحمت ہے۔ شاعر حضور ﷺ کے در پر جینے اور مرنے کی خواہش رکھتا ہے اور اسی کو وہ اپنی عزت سمجھتا ہے۔ حضور ﷺ کا نور ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی ذات بے داغ ہے۔

﴿ خلاصہ ﴾ (بورڈ 2016ء) (بورڈ 2017ء)

شاعر کا دل عشق رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ وہ حضور ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کی تازہ ہوا میں بھی حضور ﷺ کی خوشبو ہے۔ ہر زبان حضور ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے اور کوئی بھی دل حضور ﷺ کی محبت اور عقیدت سے خالی نہیں۔ لوگ دنیا میں کیا کیا خواہشات رکھتے ہیں لیکن شاعر کی ایک ہی خواہش ہے کہ وہ حضور ﷺ کے در پر جا کر جیے اور وہیں مرجائے۔ حضور ﷺ کے آستان سے دوری شاعر کے لیے عذاب سے کم نہیں۔ اس کی راحت کا سامان حبیب پاک ﷺ کی قربت ہے۔ دونوں جہانوں میں حضور ﷺ کی عقیدت اور محبت کے رنگ پھوٹ رہے ہیں۔ حضور ﷺ کی راہ میں شاعر اپنی زندگی تک کو قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی اور (آخرت) کی سرداری اپنے بندے حضرت محمد ﷺ کو عطا کی ہے۔ یہ رتبہ آج تک کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کی ذات اقدس ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کا انعام اور اس کا احسان ہے ان ﷺ کا نور ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

- (الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟ جواب: صبا مدینے شہر سے آتی ہے۔
- (ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟ جواب: (بورڈ 2017ء) پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔
- (ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟ جواب: (بورڈ 2016ء) شاعر کے دل میں حسرت اور آرزو ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کے در پر زندگی کے دن گزاریں اور موت بھی وہیں آئے۔
- (د) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟ جواب: (بورڈ 2017ء) شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی راہ میں فنا ہو جائے۔
- (ه) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟ جواب: (بورڈ 2017ء) طوطی و بلبل حضور پاک ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔
- ۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟ جواب: اس نعت میں ردیف ”ہے“ ہے۔
- ۳۔ اس نعت کے قافیے اپنی کاپی میں لکھیں۔ جواب: تُو، یُو، گفتگو، آرزو، سُوء، آبرو،
- ۴۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔ جواب: جواب کے لیے مرکزی خیال دیکھیے۔
- ۵۔ لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مراد ہے؟
- بے داغ لالے سے مراد حضور ﷺ کا کردار ہر طرح کے عیب سے پاک ہے جبکہ بے خار گل کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ بے ضرر انسان تھے۔
- ۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	جواب
صبا	لامکاں	یُو
طوطی	نور	بلبل
تذکرہ	آرزو	گفتگو
جیوں	چارو	مروں
حسرت	آبرو	آرزو

چارسو	مردوں	یک سو
آبرو	گفتگو	حرمت
نور	بلبل	ظہور
لامکاں	یو	مکاں

۷۔ نیچے دیے گئے اشارات کی مدد سے نعت کا خلاصہ لکھیں۔

صبا کا مدینے سے آنا..... طوطی و بلبل اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ..... در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرنے جینے کی آرزو..... ہر طرف اُسی کا جلوہ..... خاکِ مدینہ باعثِ حرمت..... مکاں و لامکاں میں اُسی کا نور و ظہور..... بے داغ لالہ اور بے خار گل۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیے خلاصہ نعت۔

۸۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

طوطی و بلبل، تذکرہ، گفتگو، حرمت، آبرو، ظہور، داغ، لالہ، خار گل

جواب: طُوطی و بُلْبُل تَذْکِرَہ گُفْتُگُو خُورَمَت آبرُو ظُہور دَاغ لَالَہ خَارِ گُل

کثیر الانتخابی سوالات:

- 1۔ امیر مینائی کہاں پیدا ہوئے؟
(A) لکھنؤ (B) حیدرآباد (C) پانی پت (D) بنارس
- 2۔ امیر مینائی نے کتنے سال کی عمر میں واجد علی کے دربار میں کلام سنایا۔
(A) بیس سال (B) پچیس سال (C) تیس سال (D) پندرہ سال
- 3۔ امیر مینائی کا سن ولادت ہے۔
(A) 1822ء (B) 1832ء (C) 1842ء (D) 1852ء
(بورڈ 2016ء)
- 4۔ صبا کہاں سے آتی ہے؟
(A) مدینہ سے (B) مکہ سے (C) شام سے (D) مصر سے
(بورڈ 2016ء)
- 5۔ سنی ہم نے باتیں
(A) طوطی و بلبل کی (B) فاختہ و کوئل کی (C) چڑیا اور کبوتر کی (D) عقاب کی
- 6۔ جے جس طرف آنکھ اسی کا ہے:
(A) دیدار (B) حسن (C) جلوہ (D) پیکر
- 7۔ تیری راہ میں خاک ہو جاؤں:
(A) جا کر (B) چل کر (C) رو کر (D) مر کر

- 8- امیر مینائی حضور ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ یہاں ہے تیرا:
(A) وجود (B) ظہور (C) جلوہ (D) خلوص
- 9- تجھ میں پھولوں کی بو ہے۔
(A) مکہ کے (B) مصر کے (C) شام کے (D) مدینے کے
- 10- آخری ایام میں کس نے امیر مینائی کو حیدر آباد بلایا؟
(A) آتش نے (B) داغ نے (C) غالب نے (D) میر نے
- 11- امیر مینائی کے والد تھے:
(A) مولوی کرم علی (B) مولوی کرم محمد (C) مولوی کرم الہی (D) مولوی کرم دین
- 12- امیر مینائی کی زیادہ تر شاعری ہے۔
(A) غزل و نعت (B) نظم اور قصیدہ (C) مرثیہ (D) رباعی
- 13- امیر مینائی کے نعتیہ دیوان کا نام ہے۔
(A) حمد مصطفیٰ ﷺ (B) صنم خانہ عشق (C) محمد خاتم النبیین ﷺ (D) ابر رحمت
- 14- شاعر امیر مینائی کی حسرت ہے۔
(A) عراق جانے کی (B) مکہ جانے کی (C) رسول ﷺ کے در پر جانے کی (D) نعت لکھنے کی
- 15- شاعر امیر مینائی کی حرمت و آبرو ہے۔
(A) رسول ﷺ کا دیدار (B) مکہ جانا (C) مدینہ رہنا (D) رسول ﷺ کی راہ میں خاک ہو جانا
- 16- شاعر امیر مینائی کے نزدیک مکاں اور لامکاں میں کس کی ذات ہے؟
(A) انسان (B) ملائکہ (C) محمد مصطفیٰ ﷺ (D) انبیاء
- 17- بے داغ لالہ ذات ہے۔
(A) امیر مینائی کی (B) رسول اکرم ﷺ کی (C) ملائکہ کی (D) بہادر شاہ ظفر کی
- 18- امیر مینائی کی نظم ”نعت“ ماخوذ ہے۔
(A) رحمت دو عالم (B) ثناء اول (C) محمد خاتم النبیین ﷺ (D) ابر رحمت
- 19- بے خار گل سے مراد ہے۔
(A) پنا خار کے گل (B) گلاب کا پھول (C) رسول اکرم ﷺ کی ذات (D) پھولوں کا گلدستہ
- 20- ”صنم خانہ عشق“ دیوان ہے۔
(A) امیر مینائی کا (B) میر درد کا (C) غلام ہمدانی کا (D) امیر خسرو کا
- 21- امیر مینائی کا نام تمام لغت اہم علمی کارنامہ ہے۔
(A) فیروز اللغات (B) امیر اللغات (C) جدید اللغات (D) فرہنگ آصفیہ
- 22- امیر مینائی کس کے عہد میں پیدا ہوئے؟
(A) بہادر شاہ ظفر (B) اورنگ زیب عالمگیر (C) نصیر الدین حیدر (D) قطب الدین ایبک

23- امیر مینائی کس کی اولاد ہونے کی بنا پر اپنے نام کے ساتھ مینائی لکھتے تھے؟

(A) حضرت مخدوم شاہ مینا (B) شہاب الدین غوری (C) اورنگ زیب عالمگیر (D) صلاح الدین ایوبی

24- امیر مینائی نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(A) ڈپٹی نذیر احمد سے (B) میرزا ادیب سے (C) میرزا غالب سے (D) مفتی سعد اللہ رام پوری سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	A	2	A	3	B	4	A
5	A	6	C	7	D	8	B
9	D	10	B	11	B	12	A
13	C	14	C	15	D	16	C
17	B	18	C	19	C	20	A
21	B	22	C	23	A	24	D

Free Ilm .Com